

غریب آتے ہیں درت سے غریب نواز کرہ غریب نوازی مرے غریب نواز (مشورہ صحت اعظم ہند)

سیدنا غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مولانا محمد محبوب عالم اشرفی

کامل الدینیت جامعہ اسلامیہ حیدرآباد

مہتمم دارالعلوم ایسٹ امام احمد رضا - یاقوت پورہ - حیدرآباد

شیخ الاسلام اکیڈمی حیدرآباد (رہنورد)

(مکتبہ انوار المصطفیٰ 23-2-75/6 مغلیہ پورہ - حیدرآباد - اے پی)

﴿ ہنگامہ کرم مجدد و دورانِ نوحہ زماں مفتی سوادِ عظیم تاجدارِ اجلسنت امام المسکین
مفسرِ اعظم حضور شیخ الاسلام رئیس المحققین علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی بد ظلم العالی ﴾

نام کتاب : سیدنا غریب نواز رضی اللہ عنہ
تالیف : محبوب العلماء مولانا محمد محبوب عالم اشرفی (مہتمم دارالعلوم امام احمد رضا)
صحیح و نظر جانی : طیب ملت مولانا سید خدیجہ معز الدین اشرفی
ناشر : شیخ الاسلام اکیڈمی حیدرآباد (دکن)
اشاعت اول : اکتوبر ۲۰۰۶ تعداد : ۱۱۰۰ (گیارہ سو)
قیمت : 20 روپے

مولانا محمد یحییٰ انصاری اشرفی کی تصنیف

خواتین اسلام کے لئے اصول تحفہ عورتوں کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا
خواتین کے لئے قرآن و سنت کی روشنی میں صحیح عقائد
اعلیٰ اخلاق اور نیک اعمال کا بے مثال مجموعہ
کامیاب زندگی بسر کرنے کے لئے بہترین راہنما کتاب
مشکل الفاظ اور فقہی اصطلاحات کے لئے انگریزی کا استعمال
گلدستہ خواتین جس میں جدید مسائل کا احاطہ کیا گیا ہے
زندگی و بندگی کے خصوصی مسائل کا خزانہ

سُنی بہشتی زیور اشرفی

اعلیٰ معیار کی کتابت و طباعت کے ساتھ مقرر عام پر آتے ہی مقبولیت حاصل کر چکی ہے

مکتبہ انوار المصطفیٰ 23-2-75/6 مظہرہ۔ حیدرآباد (9848576230)

فہرست مضامین

صفحہ	عنوانات	صفحہ	عنوانات
۲۷	اجمیر میں غریب نواز کی آمد	۵	انتساب
۲۸	شہر ہاتوں کی بارگاہ غریب نواز	۶	سبب تالیف
	میں معافی طلبی	۸	نذران عقیدت - حضور مجدد اعظم ہند
۲۹	پرتھوی راج چوہان کو دعوت اسلام		منقبت - حضرت مولانا حسن رضا بریلوی
۳۱	سچے پال کی جادوگری اور قبول اسلام	۹	مقام ولایت
۳۳	پیالے میں انا ساگر	۱۰	دشمن اولیاء دشمن خدا
۳۳	سلطان شہاب الدین غوری کا	۱۱	اولیاء کی صہبت اختیار کرنا سنت انبیاء
	آخری معرکہ	۱۳	اولیاء اللہ کی شان
۳۵	بارگاہ غریب نواز میں سلطان	۱۶	سلطان الہند غوثیہ غریب نواز
	شہاب الدین غوری	۱۶	نام و نسب
۳۶	غریب نواز کا اپنے مریدوں	۱۷	ولادت باسعادت
	کے ساتھ حسن سلوک	۱۸	ایام طفولیت
۳۸	سیدنا حضور غریب نواز کا اجمیر	۱۹	مہذب کی نگاہ عنایت سے انقلاب عظیم
	سے دلی تک سفر	۲۰	علم شریعت کی طلب
۳۹	غریب نواز کا سفر بغداد	۲۱	مرشد حق کس جمگو
۴۰	غریب نواز کے ارشادات	۲۳	غریب نواز کا مجاہدہ
۴۱	غریب نواز کی شادی	۲۳	خرق خلافت اور غریب نواز
۴۲	غریب نواز کے خلفاء	۲۴	سیر و سیاحت مرشد کامل کی ہمراہی میں
۴۳	غریب نواز کا وصال	۲۵	بارگاہ رسالت سے ہندوستان کی ولایت
۴۴	غریب نواز کا شجرہ طریقت	۲۶	بارگاہ غریب نواز میں قطب الدین بھٹیاری کا
۴۵	ختم خواجگان		کی ساضری

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

صَلِّ عَلَى نَبِيِّنَا صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلَى شَفِيعَتِنَا صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
مَنْ عَلَيْنَا رَبُّنَا إِذْ بَعَثَ مُحَمَّدًا أَيْدَهُ بِأَيْدِهِ أَيْدُنَا بِأَحْسَنِ
اللہ نے ہم پر احسان فرمایا کہ حضور ﷺ کو مبعوث فرمایا اپنی تائید سے آپ کی مدد فرمائی حضور اہم ہوتی ہے ہماری مدد فرمائی
أَرْسَلَهُ مُبَشِّرًا أَرْسَلَهُ مُنْجِدًا صَلُّوا عَلَيْهِ ذَاتِنَا صَلُّوا عَلَيْهِ سَرْمَدًا
اللہ نے آپ کو خوشخبری دینے والا اور ہارامت ناک کر بھیجا اے مسلمانو تم آپ پر ہمیشہ ہمیشہ درود پڑھتے رہو

صَلِّ عَلَى نَبِيِّنَا صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ

آئیے کام کچھ کریں آج ملائکہ کے ساتھ نام ہو اولیاء کے ساتھ حشر ہوا نبیاء کے ساتھ
شفعل وہ ہو کہ شفل میں کر دے ہمیں خدا کے ساتھ پڑھئے درود جہوم کر سید خوشی نوا کے ساتھ

صَلِّ عَلَى نَبِيِّنَا صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ

اے میرے مولیٰ کے پیارے نور کی آنکھوں کے چارے
اب کسے سید پکارے تم ہمارے ہم تمہارے
یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک

(حضور محمد ﷺ اعلیٰ علم ہند علامہ سید محمد اشرفی جیلانی قدس سرہ)

مولانا محمد نجی انصاری اشرفی کی تصنیف

حقیقتِ شرک : توحید اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے اسے سمجھنے کے لئے شرک کا سمجھنا
ضروری ہے جو توحید کے مقابل ہے۔ عبادت اطاعت اور اتباع ذاتی اور عطائی صفات اور مسئلہ علم

عرب کے حق میں نازل ہوئیں گے بے سمجھے مسلمانوں پر چسپاں کرنے والے بد مذہبوں کا مدلل و تحقیقی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

اغساب

پنجتن پاک جملہ اہل بیت اطہار بالخصوص غوث العالم سلطان التارکین قدوة
الکبریٰ مقتدائے سلسلہ اشرفیہ حضرت مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی علیہ الرحمۃ
والرضوان اور مخدوم المشائخ امام العارفین سرکار کلاں حضرت علامہ مفتی سید شاہ
مختار اشرف اشرفی جیلانی علیہ الرحمۃ کی ذات بابرکات سے اغساب کرتے
ہوئے جد محترم جناب مولوی سجاد خاں مرحوم کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان
نفوس قدسیہ کے وسیلہ سے دعا گو ہوں کہ انھیں مولا تعالیٰ جنت الفردوس میں اعلیٰ
مقام عطا فرمائے۔ (آمین بجاہ سید المرسلین)

خاکپائے اولیاء

محمد رفیع

سبب تالیف

تمام تعریف و توصیف اور حمد و ثناء کا وہی مستحق ہے جو رب العالمین ہے جس نے لفظ کُن سے ساری کائنات کو وجود بخشا اور وہی سب کا مالک حقیقی ہے اور ہر چیز پر اس کا قبضہ و اختیار ہے اور بے شمار درود و سلام ہو اس ذات بابرکات پر جو رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین اور وجہ تخلیق کائنات ہے۔ سلام عقیدت ہو اللہ کے اُن برگزیدہ بندوں پر جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے انعام و اکرام کا حقدار بنایا ہے ان ہی خاصانِ خدا میں جن قلوب کو اللہ نے اپنی معرفت کے انوار سے منور کیا اور اپنے صفات کا مظہر بنادیا۔ حضرت سلطان الہند خواجہ خواجگان خواجہ معین الدین چشتی ہیں۔

ارادے سیکڑوں بنتے ہیں بکھر ٹوٹ جاتے ہیں وہی اجمیر جاتے ہیں جنہیں خواجہ بلا تے ہیں اس شعر کے مصداق ناچیز کے دل میں خواجہ ہند کی بارگاہ میں حاضری کا اشتیاق بہت دنوں سے چل رہا تھا کہ یکا یک پروگرام طے ہوا اور ۶ / محرم الحرام ۱۴۲۷ھ حضرت خواجہ غریب نواز کے روضہ انور پر اس ناچیز کو حاضری کی سعادت نصیب ہوئی۔

مجھے آپ نے بلایا یہ گرم نہیں تو کیا ہے مرا مرتبہ بڑھایا یہ گرم نہیں تو کیا ہے واپسی کے بعد مکتبہ انوار المصطفیٰ جانا ہوا وہاں پر محبت مکرم مولانا محمد یحییٰ انصاری اشرفی بانی مکتبہ و شیخ الاسلام اکیڈمی حیدر آباد اور خطیب ملت مولانا سید خواجہ معز الدین اشرفی (خطیب جامع مسجد محمدی کشن باغ) سے ملاقات ہوئی۔ دوران گفتگو مولانا محمد یحییٰ انصاری اشرفی

ترتیب دوں جو زبان و بیان کے اعتبار سے سادہ ہو اور ہر خاص و عام یکساں اس سے مستفید ہو سکے اور لوگ مختصر سے وقت میں آپ کے اجمالی حیات و خدمات اور کشف و کرامات سے واقف ہو کر اپنی زندگی میں روحانی انقلاب پیدا کریں۔

بفضلہ تعالیٰ حضور سیدنا غریب نواز کے فیضان کرم کے صدقے تالیف کا کام مکمل ہوا۔ اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا گو ہوں کہ وہ اس حقیر کا دل کو ذخیرہ آخرت بنائے اور بندۂ عاصی کو ہمیشہ بزرگوں کے دامن سے وابستہ رکھے، انعام یافتگان کے راستوں پر چلنے والا بنائے اور ان کے مشن کو ساری دنیا میں بھونچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین بجاہد سید المرسلین)

خاکپائے اولیاء

محمد محبوب عالم اشرفی

دارالعلوم اہلسنت امام احمد رضا

یا قوت پورہ - حیدرآباد

دوشنبہ ۸/رمضان المبارک ۱۴۲۷ھ ۲/اکتوبر ۲۰۰۶ء

روحانی وظائف: مجرب قرآنی وظائف اور وظائف کا روحانی خزانہ۔ زندگی کے اہم ترین مسائل اور پریشانیوں کا حل۔۔۔۔۔ جاہل اور نیمونچہ علماءوں سے نجات۔ جسمانی و روحانی امراض کا توڑ و علاج کی قیادت مقاصد میں کامیابی اور حصول فیوض کے لئے ان کتابوں کا مطالعہ ضروری ہے۔ استجارہ (مشکلات سے چھٹکارہ) آیات حفاظت آیات رزق قرض سے چھٹکارہ نظر بد کا توڑ قوت حافظہ اور احتیاج میں کامیابی مسائل دینی کے جھگڑا کا توڑ ہمدی اور فرمان اولاد کا علاج

نورانی رسائل (نمازیں اور دعائیں) استادی علی رضا وٹ اور اس کا علاج آیات حفاظت چادو کا

قرآنی علاج قصیدہ غوثیہ شیطانی وسوسوں کا قرآنی علاج فضائل و برکات الاول والاقوال فاتحہ سے علاج

نذرانہ عقیدت

(حضور محدث اعظم ہند علامہ سید محمد اشرفی جیلانی)

غریب آتے ہیں در پر تیرے غریب نواز کرو غریب نوازی میرے غریب نواز
تہہ دارے در کی کرامت یہ بارہا دیکھی غریب آئے یہاں ہو گئے غریب نواز
تہہ داری ذات سے میرا بڑا تعلق ہے کہ میں غریب بڑا تم بڑے غریب نواز
لگا کے آس بڑی دور سے آیا ہوں مسافروں پہ کرم کیجئے غریب نواز
نہ مجھ سا کوئی گدا ہے نہ تم سا کوئی کریم نہ در سے انھوں گا بے کچھ لئے غریب نواز
حضور اشرف سمنان کے نام کا صدقہ ہماری جھوٹی کو بھر دیجئے غریب نواز
زمانے بھر میں مجھے کر دیا غنی سید میں صدقہ جاؤں تیری جوگ کے غریب نواز

منقبت

(حضرت مولانا حسن رضا بریلوی)

خوبہ بند وہ دربا ہے اعلیٰ تیرا ہے تیری ذات مجب بحر حقیقت پیارے
کبھی محروم نہیں مانگنے والا تیرا کسی تیراک نے پایا نہ کنارہ تیرا
گلشن بند ہے شاداب کیجئے جھنڈے کیا مہک ہے کہ معطر ہے دماغ عالم
واہ رے ابر کرم زور برسا تیرا تجھے گلشن فردوس ہے روضہ تیرا

ہر کے اپنا در چاک دھارے پیارے سچو بندہ کے خاص ہوں وہ جان دریں
آنکھیں پر نور ہوں پھر دیکھ کے جلوہ تیرا دنگ رہ جاتے ہیں سب دیکھ کے رتبہ تیرا

اولیاء اللہ

الحمد لله الذي جعل الافلاك والارضين والصلوة والسلام على من كان نبياً وادم بين الماء والطين وعلى آله واصحابه اجمعين . أما بعد فقد قال الله تعالى ﴿الَاِِنْ اَوْلِيَاءُ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴾ الَّذِينَ اٰمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ ﴿٦٣/١﴾ (نس/٦٣) خبردار ہو جاؤ ! یقیناً اولیاء اللہ (اللہ کے دوستوں) کو نہ کوئی خوف ہے نہ رنج و غم ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور (عمر بھر) پرہیزگاری کرتے رہے۔ انھیں کے لئے بشارت ہے دنیوی زندگی میں اور آخرت میں۔ اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسانی کی ہدایت و رہنمائی کے لئے انبیاء کرام و رسولان عظام کو اس دنیا میں مبعوث فرمایا..... انہوں نے اپنی قوموں کے سامنے رب تعالیٰ کی ربوبیت اور اپنی نبوت و رسالت کو پیش کیا تاکہ انھیں ابدی سعادت و فیروز بخشتی نصیب ہو جائے۔ جن لوگوں نے اس پیغام سے روگردانی کی انھیں ذلت و خواری کا سامنا کرنا پڑا اور آخرت میں بھی انھیں دردناک عذاب دیا جائے گا۔ یہ سلسلہ نبوت و رسالت چلتا رہا یہاں تک کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار کم و بیش انبیاء کرام کو مبعوث فرمایا اور اس سلسلہ نبوت کو اپنے محبوب و مقبول پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکت پر لا کر موقوف کر دیا اور خاتم النبیین کا تاج آپ کے سرانور پر رکھ دیا گیا چنانچہ حضور نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں انا خاتم النبیین ولا نبی بعدی یعنی میں آخری نبی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ نے جو پیغام دنیا کے سامنے قرآن کریم کی شکل میں پیش کیا تھا

اور خلق خدا کے قلوب سے تاریکی دور کر کے انھیں راہِ رشد و ہدایت پر گامزن کر دیتے ہیں۔ اسی تعفیہ ظاہری اور تزکیہ باطنی کی وجہ سے رب کائنات انھیں ایسا مقام و مرتبہ عطا فرماتا ہے کہ نگاہ ولی کی ہوتی ہے اور دیکھنا خدا کا ہوتا ہے۔ زبان ولی کی ہوتی ہے بات خدا کی ہوتی ہے۔ ہاتھ ولی کا ہوتا ہے اور قدرت خدا کی ہوتی ہے۔ پاؤں ولی کے ہوتے ہیں اور قوت خدا کی ہوتی ہے بلکہ رب کائنات کی بارگاہ میں اس کی مقبولیت کا یہ عالم ہوتا ہے کہ اگر وہ خدا سے کسی چیز کو طلب کرتے ہیں تو پروردگار عالم انھیں ضرور عطا فرمادیتا ہے جیسا کہ اس حدیث قدسی میں وارد ہے لَا يَزَالُ الْعَبْدُ يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالْخَوَافِلِ حَتَّىٰ أَحْبَبْتَهُ فَاِذَا أَحْبَبْتَهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ وَبَصَرَهُ الَّذِي يَبْصُرُ بِهِ اللّٰهُ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ بندہ نقلی عبادات سے میرے قریب ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں اور جب میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں تو میں ہی اس کے کان ہو جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے اور میں ہی اس کی آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے۔ (بخاری شریف) یہ بندے رب کائنات کے اتنے محبوب ہو جاتے ہیں کہ اللہ رب العزت حضرت جبرئیل امین کو بلا کر ارشاد فرماتا ہے اے جبرئیل میں فلاں سے محبت کرتا ہوں تم بھی اس سے محبت کرو۔ پھر جبرئیل کے ذریعہ آسمانوں میں ندا کر دئی جاتی ہے۔ یہ اللہ کا محبوب ہے لہذا تم لوگ بھی ان سے محبت کرو۔ سارے آسمان والے اس بندے سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ پھر زمین پر بسنے والوں کے دلوں میں اس کی محبت پیدا کر دی جاتی ہے اور اسے خاص و عام میں مقبولیت عام عطا کر دی جاتی ہے چنانچہ حضور نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ اللَّهَ إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا دَعَا جِبْرِئِيلَ فَقَالَ إِنِّي أَحِبُّ

سے دشمنی کرتا ہے تو وہ درحقیقت اللہ سے دشمنی کرتا ہے اور پروردگار عالم کی طرف سے اس کے لئے جنگ کا اعلان ہے چنانچہ حدیث قدسی ہے **من عاد لی ولیا فقد اذنتہ بالحرب** یعنی جو کوئی میرے ولی سے دشمنی رکھتا ہے اُسے میری طرف سے اعلان جنگ ہے۔

یہ وہ برگزیدہ محبوب بندے ہوتے ہیں جن کے راستے پر چل کر بارگاہ الہی تک رسائی ہو جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ ان کے راستے پر چلنے کی تلقین قرآن کریم میں یوں کی گئی ﴿اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم﴾ یعنی ہمیں سیدھے راستے پر چلاؤ اُن کے راستے پر جن پر تو نے انعام فرمایا ہے۔

ان انعام یافتگان کو قرآن کریم کی ایک دوسری آیت میں یوں بیان فرمایا گیا ﴿انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین وحسن اولئک رفیقاً﴾ یعنی جن پر اللہ نے انعام فرمایا ہے وہ انبیاء صدیقین شہداء اور صالحین ہیں جن کی سنگت بڑی اچھی چیز ہے۔ اولیاء اللہ انہی انعام یافتہ گروہ میں سے ایک ہے جن کی صحبت میں رہنا اپنی دنیا و آخرت سنوارنا اور جن کے دامن کرم سے وابستہ ہونا اپنے ایمان و عقیدے کو محفوظ کر لینا ہے چنانچہ رب کائنات نے ارشاد فرمایا : ﴿یا ایہا الدین آمنوا اتقوا اللہ وكونوا مع الصادقین﴾ یعنی اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور بچو کے ساتھ رہیں۔ اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ ایمان والوں کو تقویٰ الہی اختیار کرنے کے ساتھ ساتھ بچوں کے صحبت میں رہنے کا حکم دیا گیا ہے کیونکہ ان کی صحبت ایمان تقویٰ کی حفاظت کی ضمانت ہے۔ چنانچہ مولا ناروم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں

یک زمانہ صحبت با اولیاء بہتر از صد سالہ طاعت ہے ریا

اولیاء کی صحبت اختیار لناست اجیاء :

حضرت مولانا علی السامی جلیل اللہ رینظمہ جی، انصاری، نزاکت، دارالحدیث، خطہ علیہ السلام سے

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کا واقعہ قرآن کریم میں موجود ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر علیہ السلام سے ملنے کی خواہش کی تو پروردگار عالم نے پتہ یوں بتایا کہ بھوئی ہوئی مچھلی جس جگہ زندہ ہو کر سمندر میں کود پڑے سمجھ لو کہ وہی تمہاری منزل ہے اور وہی تمہارا مقصود ہے۔ چنانچہ اس رہنمائی کے بعد اپنے خادم شمعون کے ساتھ روانہ ہوتے ہوئے بھوک کا احساس ہوا تو آپ نے اپنے خادم سے فرمایا لاؤ وہ مچھلیاں کہاں ہیں؟ تو آپ کے خادم نے حیرانی کے عالم میں عرض کیا کہ میں آپ کو بتانا بھول گیا ایک عجیب چیز میں نے دیکھی۔ ایک جگہ راستے میں جب آپ آرام کر رہے تھے بھوئی ہوئی مچھلیاں زندہ ہو کر سمندر میں چلی گئی۔ اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ذالک ملکنا نبغ وہی ہماری منزل تھی۔ پھر وہ دونوں اسی منزل کی طرف واپس ہوئے جہاں مچھلیاں زندہ ہو گئی تھیں۔ وہاں پر حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوئی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آپ کے ساتھ رہنے کی خواہش ظاہر کی جس پر حضرت خضر علیہ السلام نے کہا آپ میرے کام کو دیکھ کر اپنے آپ کو قابو میں نہ رکھ سکیں گے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے وعدہ کیا کہ آپ کے کسی بھی کام پر میں اعتراض نہیں کروں گا۔ یہ حضرات نکلے راستے میں دریا آیا، کشتی پر سوار ہوئے کشتی والوں نے ان سے کرایہ بھی نہیں لیا مگر حضرت خضر علیہ السلام نے کشتی کے ایک تختہ کو توڑ دیا تو اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام بول پڑے: یہ آپ نے کیا کیا؟ انہوں نے آپ سے پیسہ بھی نہ لیا اور آپ نے اس کشتی کو توڑ دیا۔ حضرت خضر علیہ السلام نے کہا ﴿الم اقل لكم انك لم تستطیع معی صبرا﴾ میں آپ سے کہا تھا کہ آپ میرے کام پر صبر نہ کر سکیں گے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے

نے کہا کہ اب اگر میں کچھ پوچھوں گا تو آپ مجھے اپنے ساتھ مت رکھئے گا۔ آگے بڑھے ایک گاؤں میں گئے۔ گاؤں والے بڑے بداخلاق تھے ان لوگوں نے ان حضرات کو مہمان بنانے اور کھانا کھلانے سے انکار کر دیا۔ جب اس گاؤں سے نکلنے لگے تو ایک دیوار جو نہایت ہی خستہ حالت میں تھی حضرت خضر علیہ السلام نے اس دیوار کو ہاتھ لگا کر سیدھا کر دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اس مقام پر بھی صبر نہ کر سکے اور بول پڑے کہ ان لوگوں نے اتنی بداخلاق کا مظاہرہ کیا اور آپ نے ان کی دیوار کو سیدھا کر دیا۔ اگر آپ چاہتے تو اس کی مزدوری لے سکتے تھے۔ یہ سُنکر حضرت خضر علیہ السلام نے کہا ہذا فراقی بینسی و بینک یہاں سے ہم دونوں کے راستے الگ ہوتے ہیں تو سنو ! وہ باتیں جن پر تم صبر نہ کر سکے۔ وہ کشتی جس کا تختہ میں نے توڑا وہ قیموں کی تھی۔ اُس پار ایک ظالم بادشاہ رہتا ہے وہ جو اچھی کشتی دیکھتا ہے اسے چھین لیتا ہے اس لئے میں نے اس میں عیب لگا دیا۔ وہ لڑکا جس کو میں نے قتل کیا اس کی پیشانی پر کافر لکھا ہوا تھا مجھے خوف ہوا کہ یہ کہیں اپنے ماں باپ کو بھی کافر نہ بنا دے اس لئے میں نے اس کو قتل کر دیا۔ وہ دیوار جس کو میں نے سیدھی کی وہ دو یتیم لڑکوں کی تھی اُن کے والد نے اس کے اندر اُن کے لئے خزانہ رکھا تھا۔ اب وہ گرنے والی تھی۔ اگر جاتی تھی تو ان کے صفر سنی کی وجہ سے دوسرے لوگ اس پر قابض ہو جاتے۔ یہ واقعہ تفصیل کے ساتھ قرآن مجید میں موجود ہے۔ اس میں جہاں کہیں دوسرے پہلو ہیں وہیں اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ایک نبی نے ایک ولی سے نہ صرف ملاقات کی بلکہ اپنے شب روز ان کے ساتھ گزارے..... لہذا یہ کہنا بجا ہے کہ صحبت ولی اختیار کرنا سنت نبی ہے۔

کی مرضی و غشاء کے حوالے کر دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اُن کا ہو جاتا ہے اور ہمدوم رب کا نکات کی نصرت و حمایت انھیں حاصل رہتی ہے اور ان کے قلوب سے ماسواء اللہ کا خوف و ڈر نکل جاتا ہے بلکہ حد تو یہ ہے کہ ان سے تعلق و نسبت رکھنے والا انسان تو انسان چاہے کچھ بھی ہو و خطر ہو جاتا ہے۔

حضرت رابعہ بصریہ جو اللہ کی ولیہ تھیں۔ اُن کی بکریاں اسی تالاب سے سیراب ہوتی تھیں جس تالاب میں شیر اپنی پیاس بجھاتا تھا۔ لوگوں نے جب اس تعجب بھرے معاملہ کو دیکھا تو پوچھا کہ تمہاری بکریوں نے شیر سے کب دوستی کر لی۔ تو رابعہ بصریہ نے کہا جب سے میں نے اللہ سے دوستی کر لی۔ اسی طرح کا ایک واقعہ سیدنا غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے دربار میں رہنے والے کتے کا بھی ہے۔

مشہور بزرگ شیخ احمد جام جو زندہ فیل کہلاتے ہیں شیر کی سواری فرماتے تھے اور اُن کا دستور تھا کہ جس خانقاہ میں تشریف لے جاتے اپنے شیر کی خوراک کے لئے ایک گائے طلب فرماتے اور تمام بزرگوں پر اُن کی میت کا اس قدر سکہ بیٹھا ہوا تھا کہ ہر شیخ بلا چوں و چہ ایک گائے کا نذرانہ پیش کر دیتا۔ چنانچہ بغداد شریف آئے تو یہاں بھی حسب عادت خادم کو خانقاہ غوث میں بھیج کر ایک گائے کا مطالبہ فرمایا۔ حضور غوث اعظم نے نہایت خندہ پیشانی کے ساتھ فرمایا کہ احمد جام ہمارے مہمان ہیں اس لئے ضرور اُن کا مطالبہ پورا کیا جائے گا اور آپ نے ایک گائے بھیج دینے کا حکم فرما دیا۔ شیخ احمد جام کو جب خادم نے خبر دی کہ گائے آرہی ہے تو وہ اکڑ کر بولے کہ دیکھ لیا تم نے ہمارا دبدبہ۔ بہر حال حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا خادم گائے لے کر چلا تو ایک ڈبلا پتلا عورت جو خانقاہ غوثیہ کے لشکر خانہ

حاضر و رہا ہوئے اور سرکارِ غوثیت میں معافی کے خواستگار اور نظرِ کرم کے طلبگار ہوئے۔
امام اہلسنت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی فرماتے ہیں:

کیا دے جس پہ حمایت کا ہو پنجہ تیرا شیر کو خطرے میں لاتا نہیں کتا تیرا

جو لوگ مقرب بارگاہِ الہی ہوتے ہیں وہ تو آنے والی نسلوں میں یاد کئے جاتے ہیں اُن سے نسب رکھنے والا جانور بھی یاد کیا جاتا ہے چنانچہ اصحابِ کہف کا قرآنی واقعہ اس بات پر شاہد و عادل ہے۔ یہ چند نفوسِ قدسیہ جنہوں نے اپنے ایمان کی حفاظت کے لئے غار میں پناہ لی تو اُن کے ساتھ ایک کتا بھی ہولیا۔ یہ لوگ جب غار کے اندر گئے پروردگارِ عالم نے انہیں ایک لمبی نیند سلا دی یعنی 309 سال تک وہ لوگ سوتے رہے اور اس کا احساس بھی نہ ہوا اور اُن کا کتا اسی حالت میں غار کے چوکھٹ پر اپنے پنجوں بچھائے بیٹھا رہا۔ چنانچہ قرآن کریم میں فرمایا گیا ﴿وکلہم باسط ذراعیہ بالوصید﴾۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اُس کتے کا ذکر قرآن میں فرمایا اور اُس کتے کو نسبتِ اولیاء کی بناء پر جنت میں داخل کیا جائے گا چنانچہ حضرت سعدی شیرازی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

پرنوح باہاں بدشت خاندانِ بومیشِ کم شد سگ اصحابِ کہف پے بگاں گرفتِ مردم شد
نوح علیہ السلام پیغمبر کا بیٹا (کنعان) جب کافروں بدکاروں کی صحبت اختیار کیا تو وہ بھی غرقاب ہوا اور نبی کا بیٹا ہونے کے باوجود اپنے آپ کو عذاب سے نہ بچا سکا اور اصحابِ کہف جو اللہ کے مقرب تھے ان کے ساتھ ایک کتا ہولیا تو وہ بھی آدمیوں کی طرح عظیم الشان ہو گیا اور قرآن پاک میں اس کا ذکر ہمیشہ رہے گا۔

صحبتِ صالح ترا صالح کند صحبتِ طالح ترا طالح کند

اور عقیدت و محبت کا برتاؤ نجاتِ آخرت کی ضمانت ہے چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے

ہوں جس نے ایک مرتبہ آپ کو پانی پلایا تھا۔ اسی طرح ایک اور دوزخی آئے گا وہ اللہ کے ولی سے عرض کرے گا **وقال بعضهم انا الذی وهبت لك وضوء (مکتوبہ) میں وہ** ہوں جس نے آپ کو ایک مرتبہ وضو کرایا تھا۔

وہ اللہ کا ولی پارکاوالمی میں دست بدعا ہوگا فیشفیع له فیدخله الجنة یعنی اس دوزخی کی شفاعت کر کے اسے بھی جنت میں لئے جائے گا۔

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ اولیاء اللہ اپنے چاہنے والوں کی وہاں بھی مدد فرمائیں گے جہاں کوئی کسی کا پرسان حال نہ ہوگا۔ انہی محبوبانِ بارگاہِ یزدانی، مقبولانِ دربارِ صدیقی، اور مقررہاںِ بارگاہِ رحمانی میں حضرت سلطان الہند خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمۃ والرضوان بھی ہیں جنہیں ہم اہل عقیدت و محبت، عطائے رسول، خواجہ خواجگان، نائب رسول فی الہند کے القاب سے یاد کرتے ہیں۔ حضرت خواجہ غریب نواز نے ہندوستان میں ایمانی عقیدے کی ایسی شمع جلائی جس کی روشنی سے کڑوڑوں انسانوں کے قلوب منور و منجلی ہوئے اور رہتی دنیا تک یہ شمع ہدایت کمکشتانِ راہِ شریعت و طریقت کی رہبری و رہنمائی کا کام دیتی رہے گی۔ آنے والے صفحات اسی مردِ کامل کی داستانِ حق و ہدایت پر مبنی ہے۔ تعصب کی عینک ہٹا کر پڑھئے اور اپنی زندگی میں روحانی و عرفانی انقلاب پیدا کرے۔

نام و نسب : قطب الاقطاب امام الاتقیاء معین الملت والدین کا اسم گرامی سید معین الدین حسن ہے۔ حضرت خواجہ معین الدین علیہ الرحمۃ نجیب الطرفین سید ہیں۔ آپ کا سلسلہ نسب والد بزرگوار کی طرف سے اس طرح ہے :

فَخَلَّاهُ مِنْ يَدِ الْمَلِكِ وَأَمَرَ أَنْ يُعْتَقَ

عبدالعزیز بن ابراہیم بن امام علی رضا بن موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادق بن محمد باقر بن

[illegible]

بی بی ام الورع موسوم بی بی ماہ نور بنت سید داؤد بن سید عبداللہ جعفی بن سید یحییٰ زاہد بن سید محمد روحی بن سید داؤد بن سید موسیٰ ثانی بن سید عبداللہ ثانی بن سید موسیٰ اخوند بن سید عبداللہ بن سید حسن شہی بن سید امام حسن بن سید ناعلیٰ مرتضیٰ رضوان اللہ علیہم اجمعین (مسالک السالکین)

والدہ ماجدہ کا بیان ہے کہ جب معین الدین میرے شکم میں تھے تو میں اچھے خواب دیکھا کرتی تھی، گھر میں خیر و برکت تھی، دشمن دوست بن گئے تھے، ولادت کے وقت سارا مکان انوار الہی سے جگمگا رہا تھا۔

داستانیں دور و دراز علاقے تک مشہور تھیں۔ اچانک کردتس لپام نے نئی کڑی لکھنے کی باتا تار یوں

میں تو تجا ہی چلا تھا جانب منزل لیکن لوگ ساتھ آتے گئے اور کارواں بنتا گیا
ہوں دولت و شہرت پر اب مہٹ نازاں یہاں بے سرو سامانی سامان محبت ہے
ایام طفولیت : حضرت خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمۃ کی بچپن کی زندگی بھی اسرار الہی
و معارف کے آئینہ دار تھی۔ پروردگار عالم جن حضرات سے اپنا کام لینا چاہتا ہے ان کے
ضمیر میں اپنے جلوے عطا فرما کر لوگوں میں انھیں منفرد و ممتاز بنا دیتا ہے اور ان سے ایسی
ایسی کرامتیں ظاہر فرماتا ہے جو فہم و ادراک اور عقلی و منطقی دلائل سے بالاتر ہوتی ہیں۔
غریب نواز کے بچپن ہی سے صاحب نظر افراد نے اس حقیقت کو محسوس کر لیا تھا کہ خواجہ
غیاث الدین کا یہ شہزادہ دنیائے انسانیّت کا پیشوا بن کر آیا ہے چنانچہ آپ کا بچپن عام بچوں
سے بالکل الگ تھلگ تھا۔ آپ کبھی بچوں کے ساتھ کھیل کود میں شریک نہیں ہوتے تھے
بلکہ چھوٹی سی عمر میں اپنے ہم عمر بچوں کو اپنے مکان بلاتے اور کھانا کھلا کر سرور ہوتے۔
غریب نواز کے شیر خواری کے زمانے کے بہت سے عجیب و غریب واقعات مشہور ہیں۔
خواجہ غریب نواز عام لڑکوں کی طرح کھیل کود میں اپنے اوقات کو صرف کرنے کے بجائے
اللہ اللہ کرتے اور یاد الہی میں مست رہتے تھے اور بچوں کو بھی ذکر الہی کی طرف بلاتے اور
فرماتے: بچو! ہم دنیا میں کھیل کود کرنے نہیں آئے ہیں بلکہ اللہ کی یاد میں مست ہو کر اللہ
کو منانے آئے ہیں۔ سبحان اللہ..... جب آپ لوگوں کو اس قسم کی نصیحت کرتے تو
بزرگ حضرات آپ کی ان باتوں سے حیرت زدہ ہو جاتے اور بے ساختہ دعائیہ کلمات ان
زبان سے نکلتے اور کہتے یہ لڑکا بڑا ہو کر بلند مقام حاصل کرے گا اور ان کا شمار برگزیدہ
ہستیوں میں ہوگا۔ آپ شیر خواری کے زمانے میں جب کبھی کوئی عورت اپنے دودھ پیتے

فرماتے گویا مطلب ہوتا انا جان اس روتے بچے کو اپنے گود میں لے لو اور اپنا دودھ پلا دو۔

تو غریب نواز مسکرا نے لگتے۔ آپ اندازہ لگائیں غریب نواز کی غریب نوازی کا کہ جب شیر خوارگی میں یہ عالم ہے تو جوانی کا عالم کیا ہوگا؟ جب بھوکے اور پیاسے بچوں کو روتا دیکھ کر برداشت نہ کر پاتے اور والدہ کو دودھ پلانے کے لئے اشارہ فرماتے تو بھلا یہ کیسے ممکن ہے کہ غریب نواز اپنے مرید یا سلسلہ سے وابستہ لوگوں کو مصیبت میں روتا دیکھنا گوارہ کر سکیں۔

ہو نظر ہم پر بھی اجیر والے ہم بھی منگتے ہیں تیری گلی کے

تیرے لطف و کرم کے سہارے بیت جائیں گے دن زندگی کے

مہذوب کی نگاہ عنایت سے انقلاب عظیم :

حضرت خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمۃ کو روز اول سے ہی بزرگوں، درویشوں اور صالحین کی صحبت و رفاقت میں بیٹھنے کا بڑا شوق تھا۔ ایک دن حضرت خواجہ معین الدین حسن نخری علیہ الرحمۃ اپنے باغ میں باغبانی کا کام کر رہے تھے کہ اشارہ غیبی پا کر ایک مشہور و معروف بزرگ مہذوب حضرت ابراہیم قدوسی علیہ الرحمۃ باغ میں تشریف لائے۔ خواجہ معین الدین علیہ الرحمۃ کی نظر جب بزرگ ہستی پر پڑی تو ڈرتے ہوئے گئے اور ایک سایہ دار درخت کے نیچے بٹھایا۔ بڑے ادب و احترام کے ساتھ پیش آئے۔ استقبال کیا اور مہذوب قدوسی کے دست اقدس کو بوسہ دیا۔ حضرت ابراہیم قدوسی ان کی اس تعظیم و توقیر سے بہت خوش ہوئے اور خواجہ غریب نواز کے سر پر ہاتھ رکھا اور دعائیں دی۔ جب جانے لگے غریب نواز نے آپ کے دامن کو تھام لیا۔ حضرت ابراہیم قدوسی نے پوچھا اب کیا چاہئے؟ غریب نواز نے عرض کیا اور تھوڑی دیر باغ میں تشریف رکھیں۔ غریب نواز نے باغ سے آکر سلسلہ کا غور کیا۔ منظر اس قدر خوبصورت تھا کہ منہ سے

حضرت مہذوب نے انہیں تناول فرمایا۔ مہذوب نے غریب نواز کو دیکھ کر یہ سمجھ لیا کہ آپ

رضائے الٰہیہ میں ہیں۔ بغیر ہر کھلے کا ایک کھلے کا کرنا۔ ہر منہ سے ڈالنا اور ہر جا

عالم باطن کو عبور کر لیا، پھر کیا تھا خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمۃ کے آنکھوں میں ایسا نور چھایا کہ سارے حجابات اٹھ گئے۔ اب غریب نواز نے نئی زندگی کی نئی راہ اختیار کی۔ زندگی میں انقلاب آگیا، دنیا سے نفرت پیدا ہو گئی۔ باطن، جن پہلی اور سارا سامان بیچ ڈالا۔ ساری رقم فقراء اور مساکین میں تقسیم کر ڈالا۔ ضروری سامان باندھا اور اپنے وطن عزیز کو خیر باد کیا۔ راہ حق کے طالب منزل کی تلاش میں نکل پڑے۔ حضرت مولانا روم فرماتے ہیں :

ایک زمانہ صحبت با اولیاء بہتر از صد سالہ طاعت ہے ریا
اللہ والوں کی محفل میں اس ساعت بیٹھنا سو سال کی عبادت ہے ریا سے بہتر ہے۔ اس لئے علماء فرماتے ہیں کہ اللہ والوں کی صحبت و رفاقت سے انسان کی تقدیر بدل دیتی ہے کیونکہ اللہ والوں کی صحبت میں بیٹھنا گویا خود اللہ کی صحبت میں بیٹھنا ہے۔ شاعر نے کیا خوب کیا :

نگاہ ولی میں وہ تاثیر دیکھی بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی
اگر کوئی اپنا بھلا چاہتا ہے اسے چاہئے جس کو خدا چاہتا ہے

علم شریعت کی طلب :

مشائخ طریقت اور عرفاء کا ملین کا یہ طریقہ رہا کہ منزل معرفت تک رسائی کے لئے پہلے علوم ظاہری کے مراحل طے کرتے پھر عمل کی دشوار منزلوں سے آگے بڑھ کر علوم باطن کو حاصل کرتے ہیں۔ حضرت غریب نواز بھی ایسی ہی راہ کو اختیار کرتے ہوئے امی جان سے تحصیل علم کا ارادہ کیا اور قمریہ کے سر تحصیل علم کے لئے طبرستان کے خلیفہ اللہ علم

ظاہری حاصل کرنے کے لئے بلاد اسلامیہ کا سفر شروع کیا اور جہاں جہی رشد و ہدایت کا شعور رہا وہاں قمریہ کے سر تحصیل علم کے لئے نکلا۔ جہاں جہی رشد و ہدایت

شمیم گل مجھے بھینے لے جاتی ہے ہر جانب جہاں وہ گل نظر آئے جھکا دوں گا جبین اپنی
حضرت خواجہ غریب نواز علیہ الرحمۃ وطن عزیز سے نکل کر اسلامی علوم و فنون کے مرکز سرقد
و بخارہ تشریف لے گئے اور حضرت مولانا حسام الدین علیہ الرحمۃ اور حضرت مولانا شرف
الدین علیہ الرحمۃ سے علوم شریعت کی تحصیل میں پورے انہماک کے ساتھ مصروف رہے۔
فن تفسیر و حدیث کے علاوہ علم فقہ اور علم الکلام وغیرہ جیسے علوم و فنون کا درس لیا۔ جب آپ
بخارہ سے علم دین حاصل کرنے کے بعد نکلے تو آپ کو تمام علوم میں دسترس حاصل تھا۔ علم
ظاہر کے حصول کے بعد آپ کے اندر علم باطن کے حصول کا ذوق پیدا ہوا اور روحانی علوم کی
جستجو کا آغاز کیا تاکہ کسی ولی کامل کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر معرفت الہی کے حقیقی مقام کو
پہنچا جاسکے۔

مرشد حق کی جستجو : حضرت خواجہ غریب نواز علیہ الرحمۃ علم دین سے فراغت حاصل
کرنے کے بعد روحانی علوم کی جستجو میں نکلے جس کے مراکز اس وقت عراق و حجاز میں قائم
تھے جہاں صوفیاء صالحین اولیاء اللہ جیسی مقتدر ہستیاں بادۂ وحدت کے متوالوں کو سرشار
کر رہی تھیں۔ حضرت غریب نواز حیر کامل کی تلاش میں شرق کا رخ کیا اور قصبہ ہارون
میں وارد ہوئے جہاں ہادی طریق ولایت 'واقف رموز ہدایت' منبع احسان حضرت خواجہ
عثمان ہارونی علیہ الرحمۃ کے میخانہ معرفت میں داخل ہوئے۔ حضرت خواجہ عثمان ہارونی نے
خواجہ غریب نواز کو دیکھا اور غریب نواز نے حضرت خواجہ عثمان ہارونی کو دیکھا۔ اس سے
پہلے دونوں نے ایک دوسرے کو کبھی نہیں دیکھا تھا۔ فرمایا: بہت دیر کر دی تمہارا ہی
انتظار کر رہا تھا۔ انتظار ختم ہوا۔ آپ کی نگاہ سے اللہ نے سارے رزقے اٹھا دیے۔

حضرت خواجہ نے قلب پر نگاہ ولایت پڑی اسے ہی آپ مرشد کامل کے حلقہ ارادت میں
داخل ہوئے اور ان کے دست اقدس پر بیعت ہوئے۔ حضرت خواجہ غریب نواز بیعت

فرمایا 'دو رکعت نفل نماز ادا کرو' میں نے حکم کی تعمیل کی۔ فرمایا قبلہ کی طرف رخ کر کے بیٹھ جائیں 'میں ادب سے قبلہ کی طرف رخ کر کے بیٹھ گیا۔ پھر ارشاد ہوا 'سورۃ بقرہ پڑھ۔ میں نے خلوص نیت سے پوری سورۃ بقرہ پڑھی۔ پھر فرمایا ساٹھ مرتبہ سبحان اللہ کہو۔ میں نے اس کی بھی تعمیل کی۔ ان مدارج کے بعد حضرت مرشد اعظم خود اٹھ کھڑے ہوئے 'میرا ہاتھ اپنے دست مبارک میں لیا 'آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا اور فرمایا: میں نے تجھے خدا تک پہنچا دیا۔ ان امور کے بعد حضرت قبلہ نے ایک خاص قسم کی ٹوپی میرے سر پر رکھ دی اور اپنی خاص کمل مجھے اٹھائی اور فرمایا بیٹھ 'میں فوراً بیٹھ گیا۔ پھر فرمایا ہزار مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھ۔ میں نے ہزار مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھا 'تب فرمایا کہ ہمارے مشائخ کے طبقات میں بس یہی ایک شب روز کا مجاہدہ ہے۔ جا اور کامل ایک دن اور ایک رات مجاہدہ کر۔ ان کے حکم کے مطابق میں نے پورا ایک دن اور رات عبادت الہی نماز و اطاعت میں بسر کی۔ دوسرے دن حاضر ہو کر روئے نیاز زمین پر رکھا تو ارشاد ہوا بیٹھ جا۔ میں ادب سے بیٹھ گیا 'پھر ارشاد ہوا اوپر دیکھ۔ میں نے آسمان کی طرف نظر اٹھائی 'مرشد کامل نے دریافت فرمایا کہاں تک دیکھا۔ میں نے عرض کیا 'عرش معلیٰ تک 'پھر ارشاد ہوا نیچے دیکھ۔ میں نے آنکھیں زمین کی طرف کی 'پھر حضرت نے وہی سوال کیا 'کہاں تک دیکھا؟ میں نے عرض کیا حضور تحت العزلیٰ تک۔ حکم ہوا پھر ہزار مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھ اور پھر جب میں نے آپ کے حکم کی تعمیل کی تو فرمایا معین الدین آسمان کی طرف دیکھ اور بتا کہ کہاں تک دیکھ لیا ہے۔ میں نے عرض کیا حضور مجاہدات عظمت تک۔ اب فرمایا 'آنکھیں بند کر' میں نے بند کر لی۔ ارشاد فرمایا: اب کھول دے۔ میں آنکھیں کھول دی۔

قارئین کرام : اب ان لوگوں کے لئے مقام عبرت ہے جو اولیاء اللہ کی طاقت و قوت اور کشف و کرامت سے انکار کرتے ہیں۔ حضرت خواجہ غریب نواز از خود لکھتے ہیں مجھے میرے سچے کامل حضرت عثمان ہارونی نے اس وقت اجازت فرمائی جب کہ میں تحت العری سے لیکر عرش معلیٰ تک اور عرش معلیٰ سے لیکر فرش تک دیکھنے لگا۔ اب اس مقام پر آپ غور کریں حضرت خواجہ معین الدین چشتی کوئی نبی نہیں اور نہ ہی صحابی ہیں بلکہ حضور نبی مکرم ﷺ کے غلاموں کے غلاموں کے غلام اور حضور اکرم ﷺ کے وصال ظاہری کے پانچ سو سال بعد دنیا میں تشریف لائے۔ تو جب حضور ﷺ کے غلاموں کے غلاموں کے غلام کی یہ شان ہے کہ فرش پر رہ کر عرش اعظم کا مشاہدہ کر رہے ہیں تو پھر سرور کونین احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی نگاہ بصارت کا عالم کیا ہوگا؟ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں :

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کڑوڑوں درود

غریب نواز کا مجاہدہ :

حضرت خواجہ غریب نواز علیہ الرحمۃ نے بیعت و ارادت میں داخل ہونے کے بعد ڈھائی سال تک تزکیہ باطن کے لئے جو سخت مجاہدہ فرمایا اس کو حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: حضرت غریب نواز نے بڑے بڑے مجاہدات کئے۔ آپ سات سال شاپہ روز بعد افطار کرتے اور پانچ مشقال وزن کی روٹی پانی میں بھگو کر تناول فرماتے۔ آپ کا لباس دو چادریں تھیں جن میں پیچند لگے رہتے اور پیچند لگانے کے لئے جس قسم کا کڑا لباس تھی اس سے لے کر (مراۃ الساری)

خرقہ خلافت اور غریب نواز : حضرت خواجہ عثمان ہارونی علیہ الرحمۃ نے جب خواجہ

فرماتے ہیں: معین الدین خدا کا دوست ہے اور مجھے اس کی مریدی پرناز ہے۔ مرشد برحق نے بغداد میں آپ کو خرقہ خلافت اور جانشینی عطا فرمایا اور تہركات مصطفوی جو خانوادہ چشت میں سلسلہ وار چلے آ رہے تھے حضرت خواجہ معین الدین کو مرحمت فرمایا۔ حضرت خواجہ غریب نواز فرماتے ہیں کہ حضرت پیر و مرشد نے فرمایا: اے معین الدین! میں نے یہ سب کام تیری تکمیل کے لئے کیا، تجھ کو اس پر عمل کرنا لازم ہے۔ فرزند خلف وہی ہے جو اپنے ہوش گوش میں اپنے پیر کے ارشادات کو جگہ دے۔ اپنے شجرے میں انھیں لکھے اور انجام تک پہنچائے تاکہ قیامت کے دن شرمندگی نہ ہو۔ اس کے بعد اپنا عصائے مبارک، 'تعلین مبارک'، مصلیٰ وغیرہ عطا فرما کر سرفراز کیا۔ یہ تہركات ہمارے پیر و مرشد کی یادگار ہیں جو حضور نبی کریم ﷺ سے ہم تک پہنچے ہیں۔ ہم نے تجھے دے دیا اس کو اس طرح اپنے پاس رکھنا جس طرح ہم نے اپنے پاس رکھا۔ خلق سے طمع نہ رکھنا، آبادی سے دور رہنا اور کسی سے کچھ طلب نہ کرنا۔ یہ ارشادات فرمانے کے بعد پیر برحق نے مجھے اپنے سینے سے لگا یا سر اور آنکھ کو بوسہ دیا اور فرمایا تجھ کو خدا کے سپرد کیا، پھر دعائیں دی اور رخصت کیا۔ (انہیں الارواح)

سیر و سیاحت مرشد کامل کی ہمراہی میں :

حضرت خواجہ غریب نواز نے مرشد کامل حضرت عثمان ہارونی علیہ الرحمۃ کی خدمت میں تقریباً اپنی زندگی کے بیس سال کا طویل عرصہ گزارا اور زیادہ تر اوقات سفر میں آپ کے ساتھ تھے۔ سیر و سیاحت کے دوران بیتان دمشق، بغداد، مدینہ منورہ، مکہ مکرمہ اور دیگر شہروں کا دورہ کیا اور جہاں جاتے وہاں کے صوفیاء، صالحین، بزرگوں اور مشائخ سے روحانی فواید حاصل کرتے۔ ۵۵۵ھ ہجری میں آنحضرت مدینہ منورہ کا سفر اختیار فرمایا،

وہاں شہر کی جامع مسجد میں دونوں اصحاب نے اعتکاف فرمایا، اس کے بعد مکہ معظمہ کے لئے

رواد ہوئے، پھر شاذ کو، کارزارت، سر مشرف ہوئے، طواف کعبہ اور عبادت ریاضت

کی بارگاہ میں غریب نواز کے متعلق دعا فرمائی۔ دعا کرنا ہی تھا کہ غیب سے آواز آئی۔ آپ نے غیبی آواز پر توجہ کی 'آواز آرہی تھی ہم نے معین الدین کو قبول کیا۔ ہم معین الدین سے خوش ہیں اور تمہیں بخش دیا۔ جو چاہو طلب کرو عطا کروں گا۔ حضرت خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمۃ بخشش کے اس پیغام سے بہت خوش ہوئے اور جہین نیاز بارگاہ خداوندی میں خم کرتے ہوئے ہمدردی و نیاز عرض کیا: اے خداوند! معین الدین کے مرید اور ان کے سلسلہ کے افراد کو بخش دے۔ آواز آئی 'جو تجھ سے اور تیرے سلسلے میں قیامت تک مرید ہوگا انہیں بخش دوں گا۔ چند ایام مکہ مکرمہ میں قیام کیا' فریضہ حج ادا کرنے کے بعد مدینہ منورہ روانہ ہوئے۔

بارگاہ رسالت سے ہندوستان کی ولایت :

حضرت خواجہ غریب نواز علیہ الرحمۃ جب حج بیت اللہ سے فارغ ہوئے اور مکہ مکرمہ سے ہوئے مدینہ منورہ پہنچے۔ بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں حاضری دی اور یوں سلام عرض کیا: السلام علیک یا جدی تو روضہ مقدسہ سے جواب آیا وعلیک السلام یا ولدی اس کے بعد آپ کو یہ بشارت عظمیٰ ملی 'اے معین الدین تو میرے دین کا معین ہے۔ میں نے تمہیں ہند کی ولایت عطا کی 'وہاں کفر و ضلالت پھیلی ہوئی ہے تو اجمیر جا' تیرے وجود سے کفر و ضلالت ختم ہوگی اور اسلام رونق پذیر ہوگا۔ حضرت خواجہ غریب نواز اس بشارت سے بہت خوش ہوئے۔ آپ پر ایک وجدانی ہی کیفیت طاری ہوئی۔ مسرت و شادمانی کی انتہاء رہی۔ دین اسلام کی سر بلندی کے لئے اٹھے۔ مدینہ منورہ سے ملک شام کے لئے روانہ ہوئے۔ شام سے تیس روز بعد دمشق پہنچے۔ حاضری دی اور بچھڑکے

حضرت غوث اعظم سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضری دی۔

حضرت غوث اعظم رحمہ اللہ عنہ نے جب خواجہ معین الدین چشتی کو دیکھا تو ان کے مرید سے

پھر حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا اب کیا ارادہ ہے۔ حضرت غریب نواز نے عرض کیا: محسن انسانیت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے ہندوستان کے لئے میرا انتخاب فرمایا ہے۔ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے دعائیں دی اور فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کرے لیکن ہند کی سرحد پر ایک شیر بیٹھا ہے وہ اللہ کا پیارا ہے اس کا احترام کرنا اور ڈرنا۔ فرمایا اس کا نام علی بھویری ہے لیکن خلق خدا انھیں داتا گنج بخش لاہوری کے نام سے جانتی ہے ان کی خدمت میں حاضر ہونا اور ادب و احترام کے ساتھ سلام عرض کرنا۔

غریب نواز کی بارگاہ میں قطب الدین بختیار کاکی کی حاضری :

قارئین کرام ! حضرت خواجہ خواجگان معین الدین چشتی اجمیری علیہ الرحمۃ کی غلامی کا پند اپنے گلے میں باندھ کر اپنی غلامی پر ناز کرو اس لئے کہ جنھیں حضرت غریب نواز کی نسبت حاصل ہو جاتی ہے وہ وقت کا قطب بن جاتا ہے۔ ایک مرتبہ حضور غریب نواز بغداد شریف میں قیام کئے ہوئے تھے اور اللہ رب العزت کی یاد میں مستغرق تھے کہ ایک جوان آیا اور آکر غریب نواز کو سلام عرض کیا۔ آپ نے اس کے سلام کا جواب دیا اور اس سے اس کا نام دریافت فرمایا۔ جوان نے اپنا نام قطب الدین بتایا اور عرض کیا حضور میں آپ کا مرید بننا چاہتا ہوں۔ حضور غریب نواز نے تھوڑی دیر خاموشی اختیار کی اور فرمایا: ابھی تک میں نے کسی کو مرید نہیں کیا ہے کل آنا سوچ کر بتاؤں گا۔ قطب الدین بختیار کاکی اچھے چلے گئے۔ حضرت خواجہ غریب نواز عشاء کی نماز کے لئے گئے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد تسبیح و درود شریف کا ورد کر رہے تھے کہ اچانک نیند کا غلبہ ہوا۔ آنکھ لگ گئی اسی اثناء میں حضور نے کہ میرے پیارے خاں صاحب! حضور ﷺ نے فرمایا:

نواز کو خواب میں حکم فرمایا کہ معین الدین تمہارے پاس جوڑ کا (قطب الدین) آیا تھا اُسے

تم زمرہ کہار نہیں بنانا؟ وہ لا کا بھڑا لگا اور سر پر خاندان غریب نواز زح

آپ پر قربان یا رسول اللہ - میں مرید بنانا نہ سکا - حضور ﷺ نے فرمایا وہ جوان خود سے تمہارے پاس نہیں آیا تھا بلکہ میں نے انھیں بھیجا تھا وہ تمہارے ساتھ ہندوستان چائے گا اور تمہاری مدد بھی کرے گا - قربان چائے قطب الدین بختیار کاکی پر کہ جس کی سفارش رحمۃ اللعالمین ﷺ فرما رہے ہیں - فرمایا اے معین الدین جب قطب الدین تمہارے پاس آئے تو مرید بھی بناؤ اور خلافت و دستار بھی عطا کرو اس لئے کہ قطب الدین خدا کا محبوب ہے - جس طرح قطب الدین بختیار کی مقبولیت و محبوبیت بارگاہ رسالت میں ہے اسی طرح ان کی مقبولیت و محبوبیت بارگاہ الوہیت میں بھی ہے جیسا کہ حضرت خواجہ غریب نواز فرماتے ہیں کہ عبادت و ریاضت کا سلسلہ جاری تھا میں حالت نماز عنودگی کی کیفیت طاری ہوئی اور میں نے یہ فیجی آواز سنی اے معین الدین میں تمہارا خدا ہوں قطب الدین تمہارا دوست ہے اور ہمارے نبی کریم احمد مختار ﷺ کا بھی دوست ہے ہم نے قطب الدین کو اپنا برگزیدہ بندہ بنا لیا ہے اور اس کا نام اپنے خاص دوستوں میں لکھ دیا - (سیر العارفین)

اجمیر میں غریب نواز کی آمد :

حضرت خواجہ غریب نواز علیہ الرحمۃ کی اجمیر میں آمد کے سلسلے میں تاریخ و سیرت کی کتابوں میں جو روایتیں ہیں وہ مختلف فیہ ہیں لیکن اس کے باوجود تاریخ و قرآن اس بات کی توثیق کرتے ہیں کہ آپ ۱۱۹۱ھ (۵۸۷ھ ہجری) میں اجمیر تشریف لائے - تبلیغ دین کا متوالا چند نفوس قدسیہ پر مشتمل گروہ جب اجمیر آیا تو راجہ پر تھوی راج چوہان کے ملازمین کو یا آپ ہی کے انتظار میں بیٹھے تھے کیونکہ خواجہ غریب نواز کی اجمیر میں آمد سے بارہ سال قبل راجہ رتھور کی راج کے فوجیوں نے راجہ کے محل پر حملہ کیا اور راجہ کو قتل کر دیا تھا۔

جو تیری بادشاہت کی جا ہی کا موجب ہوگا جیسے ہی خواجہ کی آمد ہوئی پر تھوی کے ملازموں نے

آپ کو اس موضع اور محل کو دیکھ کر بھلا کر لایا اور وہاں پر آپ کو سناٹا مقام پر

شتر بانوں کی بارگاہ غریب نواز میں معافی طلبی :

حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری علیہ الرحمۃ کا عظیم الشان قافلہ جب اجمیر پہنچا آپ نے شہر کے باہر ایک سایہ دار مقام کو ٹھہرنے کے لئے منتخب فرمایا۔ تب راجہ پر قہوی راج کے ملازموں نے آپ کو اس مقام پر ٹھہرنے کی اجازت نہ دی اور ان لوگوں نے کہا کہ جناب یہاں ہمارے راجہ کے اونٹ بیٹھتے ہیں لہذا آپ اس مقام پر قیام نہیں کر سکتے۔ حضرت خواجہ غریب نواز کو ان لوگوں کا اس طرح پیش آنا ناگوار معلوم ہوا۔ آپ نے فرمایا میں یہاں سے جاتا ہوں اگر یہاں تمہارے اونٹ بیٹھتے ہیں تو بیٹھے ہی رہ جائیں۔ یہ کلمات کہہ کر آپ انا ساگر کے پاس قیام کرنے کے لئے چلے گئے۔ اب راجہ کے اونٹ جو بیٹھے تو بیٹھے ہی رہ گئے۔ لاکھ اٹھانے کی کوشش کی گئی ایسا محسوس ہوتا ان اونٹوں کے سینے زمین سے چپک گئے ہوں۔ صبح کے وقت جب شتر بانوں نے اونٹوں کو اٹھانا چاہا مگر اٹھ نہ پائے جب یہ خبر راجہ پر قہوی راج چوہان کو دی گئی۔ راجہ ملازموں پر برہم ہوا اور انھیں حکم دیا کہ جا کر فقیروں سے معافی چاہیں۔ لہذا وہ حضرات غریب نواز کی بارگاہ میں حاضر ہوئے معذرت خواہی کرتے ہوئے صدق دل سے معافی مانگی۔ حضرت نے اپنے

جب شربانوں نے اس منظر کو دیکھا تھوڑی دیر پہلے اونٹ اٹھائے تو اُٹھتے ہیں، سلیمن مرد

پرتھوی راج چوہان کو دعوتِ اسلام :

امامِ اَلاتقیاء عطاءے رسول حضرت خواجہ غریب نواز نے راجہ پرتھوی راج چوہان کو سنتِ رسول ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے دعوتِ اسلام دی کہ اے راجہ کفر و شرک کو چھوڑ کر توحید و رسالت کے پرچم تلے آ جا، کیونکہ اسلام میں ہی امن و امان ہے۔ یہ تمہیں ہزار دلتوں سے نجات دلاتے ہوئے معبودِ حقیقی کی معرفت عطا فرمائے گا۔

یہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھا ہے ہزار سجدوں سے دینا ہے آدمی کو نجات
راجہ پرتھوی راج چوہان کو جب غریب نواز نے اسلام کا پیغام بھیجا تو اس نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا اور اجمیر سے غریب نواز کو باہر نکالنے کی فکر میں لگ گیا، چنانچہ ایک مرتبہ راجہ پرتھوی راج نے غریب نواز کے کسی مرید کو پریشان کیا۔ مرید نے راجہ کے ظلم و تشدد کی شکایت غریب نواز کی بارگاہ میں پیش کی۔ غریب نواز نے پرتھوی راج کی اصلاح کے لئے اپنے ایک خاص آدمی کو اس کے پاس بھیجا اور کہا کہ اے راجہ پرتھوی راج تم مسلمانوں پر اپنا ظلم و ستم ڈھانا بند کرو ورنہ انجام کی فکر کرو۔ جب راجہ حضرت غریب نواز کی بات نہ مانی تو غریب نواز نے غصہ کی حالت میں ارشاد فرمایا : پرتھوی راج زندہ گرفتار کر لیا ہم نے پرتھوی راج کو زندہ گرفتار کیا اور دے دیا۔ (مولانا رواج 'فوائد السالکین')

راجہ پرتھوی راج نے پورے اجمیر میں یہ اعلان کروایا کہ جو شخص خواجہ غریب نواز کے پاس جائے گا اُسے قتل کر دیا جائے گا۔ جب اس بات کا علم غریب نواز کو ہوا تو غریب نواز نے فرمایا: لوگو تمہیں گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ میں دیکھ رہا ہوں راجہ غنقریب گرفتار کر لیا جائے گا اور آج اس کا سر منڈا کر دیا جائے گا۔ حضرت خواجہ غریب نواز کے

زمانے میں مسلم بادشاہ سلطان شہاب الدین غوری کی بادشاہت لاہور شہر میں تھی اور اس کا دار الخلافہ غازی پور تھا۔ شہاب الدین غوری کو ایک مرتبہ جنگ میں راجہ پرتھوی راج سے

تحقیق راز لڑائی کے طریقے اور حملے کے اوجہات کا مطالعہ کو اطلاع دے دیا تھا جس کی وجہ سے سلطان شہاب الدین غوری کو شکست کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ سلطان شہاب الدین غوری کسی ایسے راہ کی تلاش میں تھا کہ اللہ تعالیٰ کوئی ایسا وقت لائے کہ میں راجہ کو شکست دے کر ہندوستان کی سرزمین پر اسلام کا پرچم لہراؤں..... چنانچہ ایسا ہوا کہ ایک رات اپنے بستر پر آرام کی نیت سے سویا ہی تھا کہ نصیب جاگ گیا، حالت خواب میں اس نے دیکھا کہ ایک نورانی چہرے والے بزرگ فرما رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تمہیں ہندوستان کی بادشاہت عطا فرمانے والا ہے تم اس ملک کی طرف توجہ کرو۔ خواب کی اس بشارت عظمیٰ کو سننے کے بعد اس کے حوصلوں کو قوت ملی اور اسے یقین ہو گیا کہ فتح اب اس کے قدم چومے گی۔ شکست کا داغ جو اس کے دامن پر لگا ہے وہ دھل جائے گا، چنانچہ سلطان شہاب الدین غوری نے فتح و کامرانی کے ضابطے پر غور و فکر کے بعد بزرگوں و درویشوں سے مشورہ کیا اور اس نتیجہ پر پہونچا کہ پہلی مرتبہ راجہ پر تھوڑی راج سے شکست جن اسباب کی وجہ سے ہوئی تھی دوبارہ مسلمانوں سے ایسی غلطی نہ ہونے پائے۔ اس لئے انہوں نے پر تھوڑی راج چوہان پر حملے کرنے سے قبل اپنے تمام احباب دوستوں اور وزیروں کو جمع کیا اور دوبارہ راجہ پر تھوڑی پر حملہ کرنے اور فتح حاصل کرنے کے سلسلے میں خطاب عام کیا۔ اپنے احباب کے سابقہ غلطیوں کو بالعموم معاف کرنے کا اعلان کر دیا۔ جیسے ہی سلطان شہاب الدین غوری نے ان کی بے وفائی اور غلطیوں کی معافی کا اعلان کیا، اس اعلان کو سنتے ہی سپاہیوں کے حوصلے بلند ہوئے اور انہوں نے بیک زبان ہو کر اقرار کیا کہ آپ نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی رضا کے خاطر ہمیں معاف فرما دیا اب ہم آپ سے وعدہ کرتے ہیں ہم اپنی اپنی

کی صدائے دلنواز کا انتظار کرنے لگے، لیکن راجہ پر تھوڑی راج کے ملازمین کو حضرت غریب نواز اور ان کے اصحاب کا انا ساگر میں دھوکہ دینا عبادت و ریاضت اور نہانا دھونا پسند نہ آیا اور ان لوگوں نے راجہ سے شکایت کی کہ کچھ لوگ عجیب الخلقت ہیں جو انا ساگر کے قریب سے اٹھنے کا نام نہیں لیتے۔ راجہ نے اپنے ملازموں سے کہا کہ جاؤ اور ان فقیروں سے کہہ دو کہ وہ لوگ اجیر کی سرزمین سے چلے جائیں۔ راجہ کے ملازمین بڑے کروفر کے ساتھ آئے اور آپ کے ساتھ بے ادبی اور گستاخی کا مظاہر کیا اور اجیر چھوڑ کر چلے جانے کو کہا۔ خواجہ غریب نواز کو ان لوگوں کس گستاخی پر جلال آگیا اور آپ نے مٹھی میں ریت لیکر آیت الکرسی پڑھ کر ان ملعون شقی القلب کافروں پر پھینکی تو جس پر وہ ریت کے ذرات پڑے وہ اسی جگہ گوشت کا لوتھڑا بن کر رہ گیا۔ ہاتھ اور پیروں کی قوت سلب ہو گئی اسی مقام پر مندر کا بیماری شادی دیو جو پیاریوں کا سردار تھا آپ کے سامنے ان لوگوں کی مدافعت میں آیا لیکن جیسے ہی آپ کے روئے پر جلال پر اس کی نظر پڑی، خوف و ہراس اس پر طاری ہو گیا، آپ کے قدموں میں گر پڑا اور دولب اسلام سے مشرف ہو گیا۔ حضرت خواجہ غریب نواز نے اس کا نام سعدی رکھا۔

آپ اندازہ لگائیں کہ پیاریوں کا سردار جو چند ساعت پیشتر کفر و شرک میں گرفتار تھا اور باطل عقیدہ رکھنے والوں کا ترجمان تھا لیکن جب خواجہ کی نگاہ اس پر پڑی تو وہ توحید و رسالت کا ترجمان ہو گیا۔

کوئی اندازہ کر سکتا ہے ان کے زور بازو کا نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہے تھکیریں

جے بال کی جادوگری اور قبول اسلام :

حضرت خواجہ غریب نواز نے مقابلے میں جے پال سے اپنے تمام رخصت اور جادو کا استعمال کیا۔ راجہ برتھوئی راج نہ جانتا تھا کہ خواجہ غریب نواز کو کسی نہ کسی طرح لوگوں کے

غریب نواز نے ایک حصار کھینچا اور اپنے احباب سے فرمایا اس حصار سے باہر کوئی نہ جائیں کیونکہ جے پال کا جادو اس دائرہ حصار کے اندر داخل نہیں ہو سکتا چنانچہ زہریلے سانپ لہراتے ہوئے غریب نواز کے جانب آتے لیکن خواجہ کے قائم کردہ حصار کے اندر داخل نہیں ہوتے اور سرخ شیخ کراس مقام پر ختم ہو جاتے۔ جب جے پال اس وار میں ناکام ہو گیا تو پھر اپنے سحر کے ذریعہ دوسرا وار کیا۔ اس نے آگ کے شعلے برسائے اطراف و اکناف کے سارے درخت جل کر خاکستر ہو گئے لیکن غریب نواز کو کسی بھی طرح کا ضرر نہیں پہونچا۔ جب جے پال کو دوسرے وار میں بھی کامیابی میسر نہیں ہوئی تو جے پال نے اپنا چوہا بدلا اور کہنے لگا بابا! آپ اجیر چھوڑ دو ورنہ میں آپ کو ایسی پریشانی میں ڈالوں گا کہ پھر آپ اس سے نکل نہیں سکتے۔ آسمان سے تم پر بلائیں برسائیں گا اور تمہارا اس مقام پر رہنا دشوار ہو جائے گا۔ جب اس نے دیکھا کہ غریب نواز پر اس کی ان باتوں کا اثر نہیں ہوا تب اس نے ہرن مرگ کا چھالا ہوا میں پہنکا اور اس پر بیٹھ گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے فضا میں پرواز کرنے لگا۔ لوگ حیران تھے جب لوگوں کی حیرانی غریب نواز نے دیکھی آپ نے اپنے کھڑاؤں کو حکم فرمایا جاؤ اور سرزتش کرتے ہوئے جے پال کو نیچے لیکر آؤ۔ یہ حکم سنتے ہی دونوں کھڑاؤں پر ندوں کی طرح ہوا میں اڑتے ہوئے لگا ہوں سے غائب ہو گئے۔ جب لوگوں نے اس حیرت انگیز منظر کو دیکھا تو تعجب میں پڑ گئے اور حیرت کی انتہاء نہ رہی۔ کھڑاؤں نے جے پال کے سر کو کوٹتے ہوئے خواجہ کے قدموں میں لا کر ڈال دیا۔ حضرت خواجہ غریب نواز کے کھڑاؤں کے ضرب شدید سے جے پال کی ساری طلسمی طاقتوں کا قلع قمع ہو گیا اور غریب نواز کی روحانی قوت کے سامنے جادوگری کی جادوگری کا فریب

اب بے پال کے دل سے تاریکی ختم ہو چکی تھی غلوں دل سے خدمت اقدس میں حاضر ہوا،
 حجابات اٹھ چکے تھے قدموں میں گرا اور شرف اسلام سے مشرف ہو گیا۔ بے پال نے
 غریب نواز کی خدمت میں عرض کیا: حضور دعا فرمائیں، تا قیامت اللہ مجھے حیات
 عطا کرے۔ حضرت غریب نواز نے اللہ کی بارگاہ میں دعا فرمائی۔ غریب نواز کی دعا
 قبول ہوئی۔ غریب نواز نے ارشاد فرمایا تو نے دائمی زندگی پالی مگر مخلوق کی نگاہوں سے
 پوشیدہ رہے گا چنانچہ مشہور ہے کہ بے پال اب تک اجمیر کے کوہستان میں رہتا ہے کوئی اگر
 اجمیر میں راستہ بھول جائے تو وہ اس کی رہبری کرتا ہے اور ہر شب جمعہ روضہ غریب نواز کی
 زیارت سے مشرف ہوتا ہے۔ حضرت غریب نواز نے بے پال کا نام بدل کر عبداللہ
 رکھا۔ (خزینۃ الاصفیاء)

جب حضرت خواجہ غریب نواز کے کرامات و کمالات کا لوگوں نے مشاہدہ کیا تو لوگ جوق
 در جوق اسلام میں داخل ہوتے چلے گئے۔ آپ اندازہ لگائیں کہ جب حضور ﷺ کے
 غلاموں کے غلام کے کھڑاؤں کا یہ عالم ہے تو حضور نبی کریم ﷺ کے نعلین مبارک کا عالم
 کیا ہوگا۔ اسی لئے مولانا حسن رضا فرماتے ہیں:

سر پر رکھنے کو مل جائے جو فضل پاک حضور تو پھر کہیں گے کہ ہاں تاجدار ہم بھی ہیں

غریب نواز کے پیالے میں انا سا گر :

حضرت خواجہ غریب نواز علیہ الرحمۃ پر قابو پانے کے لئے راجہ پر تھوی نے یہ طریقہ
 اختیار کیا کہ انا سا گر کا پانی آپ پر روک دیا اور یہ تصور دینا چاہا کہ اگر تم اجمیر سے نہیں
 جاتے تو ان مصائب و مشکلات کا سامنا کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ، لیکن جو اہل حق ہوتے

ہیں وہ طاہری اسباب پر اصرار کرنے بجائے اللہ تبارک و تعالیٰ پر اس کا جروسہ و یسین

ہوتا ہے۔ انا سا گر جس کا بانی تمام اہل شہر جند و برندس کے لئے عام تھا، غریب نواز

سے فرمایا کہ ایک پیالہ پانی انا ساگر سے لیکر آؤ۔ حضرت قطب الدین بختیار کاکی نے پھرے کے باوجود ہمت کرتے ہوئے آگے بڑھے اور انا ساگر سے ایک پیالہ پانی لینے میں کامیاب ہو گئے۔ جب انا ساگر سے خواجہ قطب الدین نے پیالہ میں پانی لیا سارا کا سارا پانی سمٹ کر پیالے میں جمع ہو گیا۔ لوگ اس حیرت انگیز منظر کو دیکھ کر پریشان ہو گئے۔ حضرت خواجہ غریب نواز نے اپنے کمالات و تصرفات سے سارے پانی کو پیالے میں بند کر لیا۔ اللہ اکبر۔ اولیاء اللہ سے تصرفات و کرامات کا ظہور اصل میں اللہ تبارک و تعالیٰ کی قدرت کاملہ کا ظہور ہے۔ اللہ تعالیٰ جنہیں اپنا قرب عطا فرماتا ہے اس سے ایسے عجیب العقول امور ظاہر فرما کر دین اسلام کو مستحکم فرماتا ہے اور اپنے ولی کامل کی حقانیت کو ظاہر کرتا ہے۔ راجہ پرتھوی راج چوہان نے جب سنا کہ غریب نواز نے سارے انا ساگر کو ایک پیالے میں بھر لیا ہے تو اس نے اپنے احباب سے مشورہ کے بعد حکم دیا کہ جاؤ بابا سے منت و سماجت کرو تا کہ دوبارہ اس میں پانی آجائے اس لئے کہ اس تالاب کی وجہ سے اجیر میں بڑی رونق ہے۔ لوگ آئے اور خواجہ غریب نواز کی بارگاہ میں معافی چاہی اور آپ سے التجا کی کہ آپ ہمیں معاف کریں کیونکہ انا ساگر سے اجیر کے اکثر رہنے والوں کی ضروریات کی تکمیل ہوتی ہے۔ غریب نواز نے ان لوگوں کے مسلسل اصرار پر انہیں معاف کر دیا اور خواجہ قطب الدین بختیار کاکی سے فرمایا جاؤ اس پیالے کو انا ساگر میں انڈیل دو پھر کیا تھا جیسے ہی خواجہ بختیار کاکی نے انا ساگر میں اس پیالے کے پانی کو ڈالا سارا کا سارا تالاب دیکھتے ہی دیکھتے منلوں میں بھر گیا۔ حضرت خواجہ غریب نواز کی اس کرامت کا جب لوگوں نے مشاہدہ کیا تو بے شمار افراد نے اپنے باطل مذہب کو چھوڑ کر کلمہ

کے لئے تیار رہنے کو کہا تو دوسری طرف راجہ پر تھوڑی راج نے بھی اپنی قوم کو دھرم کے تحفظ کا واسطہ دیا اور اس نے اپنے ماننے والوں کو متحد کر لیا۔ راجہ پر تھوڑی راج تین ہزار ہاتھیوں اور تین لاکھ سے زائد سوار اور بے شمار پیادہ لوگوں کے ساتھ سلطان شہاب الدین کے مقابلے میں سرسوتی دریا کے کنارے پر آڈٹا۔ دوسری جانب سلطان شہاب الدین غوری اپنی افواج جن کی تعداد صرف ایک لاکھ تیس ہزار تھی اسے لیکر میدان جہاد میں آگیا۔ جنگ شروع ہو گئی پر تھوڑی راج کو اپنے فوجیوں پر ناز تھا لیکن سلطان شہاب الدین غوری کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ناز تھا۔ پر تھوڑی راج کو اپنے بے شمار لشکر پر فخر تھا لیکن سلطان شہاب الدین غوری کو خواجہ غریب نواز کی بشارت اور ان کی روحانی قوت و حمایت پر فخر تھا چنانچہ راجہ پر تھوڑی راج کے مقابلے میں بڑی حکمت عملی سے سلطان شہاب الدین غوری نے اپنے فوجیوں کے کئی دستے کر دیئے گئے اور ہر ایک دستے کا ایک رہنما 'دو سہ سالار مقرر کئے تاکہ کسی بھی صورت میں پر تھوڑی راج کے مقابلے میں شکست نہ ہونے پائے۔ جنگ چلتی رہی اور ایک وقت ایسا بھی آیا کہ سلطان شہاب الدین غوری کی فوج پستی کی طرف جاری تھی اسی اثناء میں سلطان شہاب الدین غوری کی خواجہ غریب نواز نے اپنی روحانی قوت کے ذریعہ رہبری فرمائی اور تازہ دم فوجی دستے کو روانہ فرمانے کا حکم صادر فرمایا۔ یہی آواز آتے ہی سلطان شہاب الدین غوری کے حوصلے بلند ہو گئے۔ جب تازہ دم فوج نے حملہ کیا تو انھیں کامیابی مل گئی۔ حضرت غریب نواز کا روحانی کرشمہ تھا کہ سلطان شہاب الدین غوری کو ہند میں راجہ کے مقابلے کا میاں ملی اس لئے عبدالقادر بدایونی نے لکھا ہے یہ فتح حضرت قطب ربانی حضرت خواجہ غریب نواز کی برکتوں سے ہوئی۔ سلطان شہاب

سلطان شہاب الدین غوری حیران ہو گیا اور معلوم کیا کہ آخر اس علاقے میں اللہ اکبر کی صدا کہاں سے آرہی ہے چنانچہ سلطان شہاب الدین غوری نے اذان کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے چل پڑے جب اسی مقام پر پہنچے تو دیکھا جماعت ہو رہی ہے۔ خواجہ غریب نواز امامت فرما رہے ہیں مصلیٰ بچھا ہوا ہے۔ شہاب الدین غوری جماعت میں شامل ہو گئے۔ نماز مغرب ادا کرنے کے بعد جب سلطان شہاب الدین غوری کی نظر حضرت خواجہ غریب نواز کے چہرے پر پڑی تو سلطان کی حیرت کی انتہاء نہ رہی کہ یہ تو وہی مقدس ہستی ہیں جنہوں نے مجھے جنگ میں فتح و نصرت کی بشارت دی اور حالت خواب میں رہنمائی فرمائی تھی۔ خواجہ غریب نواز کے قدموں میں گرا اور زار و قطار سے روتے ہوئے عرض کیا کہ حضور آپ ہی کی رہنمائی اور بشارت کی وجہ سے یہ فتح حاصل ہوئی ہے۔ باداب بیضا اور عرض کرنے لگا کہ سرکار مجھے اپنے ارادت مندوں میں شامل کر لیں۔ حضرت غریب نواز نے سلطان شہاب الدین غوری کی اس التجا کو قبول فرما کر اپنے سلسلے میں شامل فرمایا اور انعام یافتہ لوگوں کی راہ پر چلنے کی تلقین کی۔

حیرے منہ سے جو بات نکلی ہو کے رہی کیا جو دن کو کہ شب ہے تو رات ہو کر رہی

غریب نواز کا اپنے مریدوں کے ساتھ حسن سلوک :

حضرت خواجہ عثمان ہارونی علیہ الرحمۃ والرضوان نے اپنے مرید خاص خواجہ معین الدین چشتی کے ساتھ بہت زیادہ الفت و محبت کرتے ہوئے اور روحانی قوت کا جام پلا کر غریب نواز کو بلند سے بلند مقام و مرتبے پر فائز فرمایا۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت خواجہ غریب نواز بھی اپنے مریدوں کے ساتھ اپنے چروم رشد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے بڑا حسن سلوک اور

محبت سے ہیں اے سچے اور ہمیشہ اپنے مریدوں کے لئے دعا خیر فرماتے تھے۔ حضرت

خواجہ غریب نواز مریدوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میرے مرید تمہارا مرشد

آپ اندازہ لگائیں غریب نواز علیہ الرحمۃ کے اس خطاب سے کہ آپ کس قدر اپنے مریدوں کے ساتھ حسن سلوک اور محبت کا برتاؤ کر رہے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ میں جنت میں قدم نہیں رکھوں گا جب تک کہ اپنے مریدوں کو بخشوانہ لوں۔ جب حضور ﷺ کے غلاموں کے غلاموں کے غلام کا یہ عالم ہے تو پھر حضور ﷺ کی شفاعت کا عالم کیا ہوگا؟ قیامت کے روز جہاں کوئی کسی کا حامی و مددگار نہ ہوگا نہ باپ بیٹے کا ہوگا اور نہ ماں بیٹی کی ہوگی نہ بھائی بھائی کا ہوگا۔ ہر جانب نفسی نفسی کا عالم ہوگا اور انبیاء کرام بھی اپنی اپنی امتیوں سے انھب الی غیری فرما رہے ہوں گے اور یہ ایک نبی دوسرے نبی کے پاس بھیج رہے ہوں گے۔ ساری کی ساری امت پریشان ہوگی ایسے ماحول میں ساری امت بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہوگی تو مصطفیٰ جانِ رحمت شفیع المذنبین بے کسوں کے کس بے بسوں کے بس بے سہاروں کے سہارہ رحمت للعالمین فرمائیں گے انا لہا انا لہا یعنی میں ہی ہوں میں ہی ہوں تمہاری بخشش کے لئے۔

کہیں گے اور نبی انھبوا الی غیری میرے نبی کے نبیوں پر انا لہا ہوگا میرے آقا حضور ﷺ بارگاہ خداوندی میں اپنے جبین نیاز خم کریں گے تو اللہ رب العزت فرمائے گا یا محمد ارفع رأسک قل تسمع اسئل تعط اشفع تشفع (بخاری منقولہ) اے محمد ﷺ سر تو اٹھائیے کہئے آپ کی بات سنی جائے گی، مانگئے آپ کو عطا کیا جائے گا۔ آپ شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ حضور رحمت للعالمین شفیع المذنبین اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کریں گے: اللہ میری امت کو بخش دے میری امت کو بخش دے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جس مومن کے دل میں رائی کے برابر یا اس سے

غریب نواز کا سفر اجمیر سے دلی تک : اب حضرت خواجہ غریب نواز نے عام

طور پر سیر و سیاحت کو چھوڑ کر مستقل اجمیر ہی کو اپنا مسکن بنالیا تھا۔ حضرت قطب الدین بختیار
 کاکی جو آپ کے مرید اور خلیفہ بھی تھے آپ کو اپنے پیرومرشد سے ملاقات کا شوق پیدا ہوا
 چنانچہ انہوں نے ایک مراسلہ مرشد برحق کی بارگاہ میں روانہ کیا کہ حضور آپ کی زیارت کے
 لئے آپ کا یہ خادم آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت چاہتا ہے اگر آپ کی اجازت
 ہو تو قدم بوسی کا شرف حاصل کروں۔ حضرت غریب نواز نے اپنے جوابی مکتوب میں فرمایا کہ
 تم دلی میں ہی رہو ہم خود تمہارے پاس چند دنوں بعد آئیں گے۔ حضرت غریب نواز نے
 ملاقات کے لئے از خود دلی کا سفر فرمایا۔ اس وقت دلی پر سلطان شمس الدین اتش کی
 حکومت تھی۔ یہ وہی اتش تھے جس کی بادشاہت کے بارے میں غریب نواز نے بشارت
 دیا تھا۔ حضرت غریب نواز نے خواجہ قطب الدین کی خانقاہ میں قیام کیا۔ اہل دلی کے
 لئے غریب نواز کی آمد بڑی ہی خیر و برکت کی بات تھی۔ غریب نواز دلی والوں میں اسرار
 الہی کے خزانہ اور عمل کی دولت تقسیم کر رہے تھے ہر شخص اپنے اپنے ظرف کے مطابق حاصل
 کر رہا تھا۔ جب غریب نواز کی واپسی کا وقت آیا تو آپ نے پوچھا کوئی رہ تو نہیں گیا
 ہے۔ حضرت قطب الدین بختیار کاکی نے عرض کیا: حضور بابا فرید گنج شکر ہے جو چلہ گاہ
 میں بیٹھا ہے غریب نواز نے جب یہ سنا دریا کرم جوش میں آیا اور خواجہ قطب الدین کو لیکر ان
 کے چلہ گاہ تشریف لے گئے۔ دیکھا بابا فرید مجاہدے میں بیٹھے ہیں اور نہایت ہی کمزور
 ہو گئے ہیں۔ بابا فرید اتنا کمزور ہو چکے تھے کہ خواجہ کی تعظیم میں قیام بھی نہ کر سکے۔ دونوں
 صاحبان نے ائمہ کبار کو انشاء اللہ غریب نواز زلف کرم سے ساقی بننے آواز

آئی ہم نے بابا فرید کو قبول کیا۔ یہ وحید عصر ہو گا پھر خواجہ غریب نواز نے قطب الدین بختیار

کاکی کی زیارت فرمائی کہ اس عظیم کاہنہ جو سلسلہ حشہ سے سرچا آ رہا ہے اسے تقصیر کر

غریب نواز کا سفر بغداد: سلطان شہاب الدین غوری کی جہد مسلسل اور غریب نواز کی روحانی طور پر رہنمائی کے باعث ہندوستان میں اسلام کو فتح و نصرت نصیب ہوئی۔ حضرت خواجہ غریب نواز نے ہندوستان میں اسلام پھیلانے میں اپنی ظاہری اور باطنی قوتوں کا استعمال کیا چنانچہ اجمیر اور اس کے گرد و نواح سے نکل کر دیگر علاقوں میں اسلام بڑی تیزی سے پھیلنے لگا۔ اسی اثناء میں حضرت خواجہ غریب نواز کو اپنے مرشد برحق حضرت خواجہ عثمان بارونی علیہ الرحمہ سے ملاقات کا اشتیاق پیدا ہوا۔ حضرت پیر و مرشد سے ملاقات کے لئے ۵۹۸ ہجری میں اجمیر سے بغداد کے لئے روانہ ہوئے۔ جب آپ پنج پڑوئے میں ایک خانقاہ میں قیام کے دوران ایک فلسفی عالم مولانا ضیاء الدین کو حضرت غریب نواز کی آمد کا علم ہوا۔ مولانا نے دل میں خیال کیا کہ آج غریب نواز سے علم فلسفہ کے متعلق گفتگو کروں گا اور انھیں لا جواب کروں گا اور اپنے علم و ادب کا سکھ بھانڈا نکالوں گا۔ جب حضرت غریب نواز نماز سے فارغ ہوئے تو مولانا سے ملاقات ہوئی۔ آپ نے مولانا کو ایک بوٹی کھانے کو دیا۔ حضرت غریب نواز نے دوسری بوٹی سے وزہ افکار کیا۔ مولانا ضیاء الدین کا بوٹی کو کھانا تھا کہ ان کے دل کی دنیا بدل گئی جس علم پر انھیں ناز تھا وہ سارا علم بھول چکے تھے دل کی تاریکی دور ہو گئی فاسد خیالات دل سے جاتے رہے نگاہ خواجہ نے فاسد خیالات کو نکال کر اسرار الہی ڈال دیئے پھر کیا تھا۔ مولانا آپ کے ہاتھ پر بیعت کر کے حلقہ ارادت میں داخل ہو گئے۔ حضرت خواجہ غریب نواز اپنے پیر و مرشد حضرت عثمان بارونی کی خدمت میں پڑوئے اور کافی عرصہ تک آپ کی خدمت میں رہے اور تمام فروع و مصالح کرنے کر اور ہاں سے مخصوص ہوئے۔

ہوتے ہوئے دلی پڑوئے اور وہاں سے اجمیر آئے اور اپنے پیر و مرشد کی عطا کردہ فیوض

و برکات سے سراسر راہِ جہد کو استقامت دے کر آج بھی وہاں کر سبک نہ ہوئے۔ سر نور احمد

غریب نواز کے ارشادات :

(☆) عارف ملک و مال سے بیزار ہوتا ہے (☆) عارف حقیقی خدا سے کچھ نہیں مانگتا
 (☆) عارف دنیا کا دشمن اور اللہ کا دوست ہوتا ہے (☆) متقی عارف صادق کے لئے
 گداگری حرام ہے (☆) اہل عرفان یا دالہی کے سوا زبان سے کوئی اور بات نہیں نکالتے
 (☆) عارفوں کا توکل سوائے خدا کے کسی اور پر نہیں ہوتا اور نہ وہ کسی اور کی طرف اتنا
 کرتے ہیں (☆) عارفوں میں صادق وہ ہیں جو راہ عشق میں سوائے خدا کے کسی کو نہ
 دیکھتے (☆) عارف آفتاب صفت ہوتے ہیں اس سے تمام عالم منور ہوتا ہے
 (☆) عارفوں میں صادق وہ ہے جس کی ملکیت میں کچھ بھی نہ ہو اور نہ وہ کسی کی ملکیت ہو
 (☆) جس نے خدا کو پہچان لیا اگر وہ خلق سے دور نہ بھاگے تو سمجھ لو اس میں کوئی نعمت نہیں
 (☆) جب تک آدمی راہ سلوک میں دنیا و مافیہا ترک نہ کر دے وہ اہل سلوک میں داخل
 نہیں ہو سکتا (☆) راہ محبت میں عاشق وہ ہے جو دونوں جہاں سے دل اٹھالے
 (☆) محبت میں صادق وہ ہے جو اللہ اور اس کے رسول کے لئے سب کو بھلا دے اور دنیا سے
 بیزار ہو جائے (☆) جب تک مرشد کی تربیت حاصل نہیں ہوگی مرید منزل تک نہیں پہنچ سکتا
 (☆) عشق راہ ایسی ہے کہ جو اس راہ پر چلتا ہے اس کا نام و نشان نہیں ملتا
 (☆) دریاؤں کا پانی شور کرتا ہے لیکن جب وہ سمندر سے مل جاتا ہے تو آواز نہیں رہتی
 اسی طرح جب عاشق معشوق سے واصل ہوتا ہے تو آواز نہیں کرتا (☆) عاشق کا
 دل آتش کدہ محبت ہے جو اس میں آئے اسے جلا کر نا چیز کر دیتا ہے کیونکہ عشق کی آگ سے
 ہر کچھ آگ نہیں (☆) اللہ تعالیٰ کے لئے رشتہ بھرتی ہو + جنہم راہ کے رشتہ

خاموش کر رکھا ہے انہیں عالم موجودات کی کسی بھی چیز کی خبر نہیں ہوتی (☆) اگر دوست

کو بہت دور سے جانا بھی پڑے + رحمت تو بھی کم سے (☆) اللہ تعالیٰ سے ہوتا اس طرح

(۶۱) یقین ایک نور ہے جس سے انسان منور ہو جاتا ہے (۶۲) عادت پرست ہر گز حق پرست نہیں ہوتا (۶۳) درویشی اس کا نام ہے کہ جو آئے اسے محروم نہ جانے دے (۶۴) گناہ قصص اتنا نقصان نہیں پہنچا سکتا جتنا مسلمان بھائی کا ذلیل و خوار کرنا (۶۵) دل وہ ہے جو اپنے حال سے خالی ہو اور مشاہدہ دوست میں باقی ہو (۶۶) اے غافل اس سفر کا توشہ تیار کر جو تجھے درخش ہے یعنی سفر آخرت (۶۷) قیامت کے روز اگر بہشت میں کوئی چیز بدو نہ پائے گی تو وہ زہد ہے (۶۸) خود پرستی اور نفس پرستی بت پرستی ہے جب تک خود پرستی نہ چھوڑے گا خدا پرستی حاصل نہیں ہوگی (۶۹) کافر سو برس تک لا الہ الا اللہ کہے تو وہ مسلمان نہیں لیکن ایک مرتبہ محمد رسول اللہ کہنے سے صد سالہ کفر دور ہو جاتا ہے۔

خواجہ غریب نواز علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ طریقت کے لئے دس (۱۰) شرطیں لازم ہیں ان کے بغیر کوئی شخص صوفی کامل نہیں ہوتا : (۱) طلب حق (۲) طلب مرشد (۳) ادب (۴) رضا (۵) محبت و ترک فضول (۶) تقویٰ (۷) استقامت شریعت (۸) کم کھانا، کم سونا، کم بولنا (۹) عزت اختیار کرنا خلق سے (۱۰) روزہ، نماز، وغیرہ

حضرت غریب نواز کی شادی :

حضرت خواجہ غریب نواز نے اپنی ساری زندگی دین مشین کی ترویج و اشاعت میں صرف کردی ایک رات خواب میں حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت ہوئی۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا اے معین الدین تو ہمارے دین کا معین ہے پھر تو ہماری سنتوں میں سے ایک سنت کو ترک کر رہا ہے۔ اس خواب کے بعد بڑھاپے کی عمر میں آپ نے عقد کرنے کا ارادہ فرمایا۔ سندھ کا شہر، کراچی کا قلعہ بھکار، حضرت غریب نواز کا خدمت

اقدس ایک لڑکی کو چیتا کیا جو جہاد میں لڑ رہا تھا اور لڑائی میں ان کی مرضی و منشاء کو پوچھ کر اسے

اسلام کی دعوت دے گا اور اسے ترسانہ قتل کرنا پھر غریب نواز نے اس کا نام مراد بنایا اور کہا

حضرت غریب نواز کی دوسری شادی۔ اولاد امجاد :

سید وجیہ الدین مشہدی اپنی لڑکی کی شادی کے سلسلے میں متفکر تھے کہ ایک رات خواب میں حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی زیارت نصیب ہوئی آپ فرما رہے ہیں اے فرزند ! رسول خدا ﷺ کا حکم ہے کہ اس لڑکی کا نکاح شیخ معین الدین کے ساتھ کر دے۔ سید وجیہ الدین مشہدی نے حضرت غریب نواز سے خواب بیان کیا اور غریب نواز نے رشتہ قبول فرمایا۔ حضرت غریب نواز ۶۳۰ ہجری میں بی بی عصمت اللہ بنت سید وجیہ الدین سے دوسرا نکاح فرمایا۔

حضرت غریب نواز کی اولاد امجاد میں تین صاحبزادے اور ایک صاحبزادی تھیں :

حضرت سید خواجہ ضیاء الدین، حضرت سید خواجہ فخر الدین، حضرت سید خواجہ حسام الدین اور سیدہ بی بی حافظہ جمالی (عنہا السلامیہ، مرآۃ الاسرار)

غریب نواز کے خلفاء :

حضرت خواجہ غریب نواز علیہ الرحمۃ کے چند مشہور و معروف خلفاء کے اسما گرامی یہ ہیں :

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی علیہ الرحمۃ	حضرت خواجہ شمس الدین علیہ الرحمۃ
حضرت خواجہ فخر الدین چشتی علیہ الرحمۃ	حضرت خواجہ عبداللہ جوگی علیہ الرحمۃ
حضرت خواجہ حمید الدین ناگوری علیہ الرحمۃ	حضرت خواجہ محمد الدین کرمانی علیہ الرحمۃ
حضرت خواجہ وجیہ الدین علیہ الرحمۃ	بی بی حافظہ جمال علیہ الرحمۃ
حضرت خواجہ برہان الدین علیہ الرحمۃ	حضرت خواجہ محمد خرمقار نوٹی

حضرت خواجہ فخر الدین ناگوری علیہ الرحمۃ حضرت خواجہ بی بھری

حضرت خواجہ احمد علیہ الرحمۃ حضرت خواجہ یادگار بہزاد علیہ الرحمۃ

غریب نواز کا وصال :

الموت جسر یوصل الحبيب الی الحبيب

موت ایک پل ہے جو یار کو یار سے ملا دیتا ہے

حضرت خواجہ غریب نواز نے ہندوستان میں دعوت حق تبلیغ و اشاعت دین کے ذریعہ اسلام کا پرچم بلند فرمایا اور اپنی روحانی قوت اور باطنی کمالات سے ظلمت کدہ ہند کو رشد و ہدایت کا سرچشمہ بنا بھی وجہ ہے کہ اپنی زندگی کے قیام ہند کے مختصر ایام میں پچانوئیں لاکھ (۹۵۰۰۰۰۰) ہندوؤں (کفار و مشرکین) کو کلمہ پڑھا کر دامن اسلام سے وابستہ فرمایا۔ جب دنیا میں انسان کا کام ختم ہو جاتا ہے تو اسے منزل حقیقی کی طرف لوٹنے کی فکر ہوتی ہے۔ حضرت خواجہ غریب نواز کا کام بھی تکمیل کو پہنچ چکا تھا۔ آپ اکثر فرمایا کرتے زندگی دو دوست کے درمیان دیوار ہے اب اس دیوار کے گرنے کا وقت آ گیا ہے۔ جب حضرت خواجہ غریب نواز کے وصال کا وقت قریب آیا تو اولیاء کرام نے خواب میں سرور کائنات ﷺ کو دیکھا کہ آپ کسی کا انتظار کر رہے ہیں اولیاء اللہ نے سوال کیا: یا رسول اللہ ﷺ آپ کس کا انتظار کر رہے ہیں؟ رحمۃ للعالمین ﷺ نے فرمایا: معین الدین کی روح کا انتظار کر رہا ہوں۔ حضرت خواجہ غریب نواز کی وفات سارے ہندوستان کے لئے ایک عظیم سانحہ تھی ۶۳۷ ہجری ۶ / رجب المرجب ستانوے سال کی عمر میں اجمیر کی مقدس سرزمین پر آپ نے وصال فرمایا اس میں سے چالیس سال آپ نے اجمیر شریف میں بسر فرمائے۔ ہزاروں ارادت مند چشم نم جنازہ میں شریک ہوئے۔ حضور غریب نواز خاص طور پر ہندو سرسوتیوں کا حکم دیکھ حقیقہً مہر غریب نواز کا بھی زہرہ تھوڑا آج

بھی زندہ ہے ان شاء اللہ آپ کا میس قیامت تک جاری رہے گا۔

ابرار رحمت تیرے مرقد بر گھر ماری کرے زندہ ہو جاتے ہیں جو مرتے ہیں حق کے نام پر